بسم اللہ الرحمن الرحیم

رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانْ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا

اے ہمارے رب ہم نے سنا ایک منادی (مہدیؑ) کو جو ایمان کی ندا کر رہا تھا کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر تو ہم ایمان لائے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْمِنَّہ

رسالۂ ہژدہ آیات

مولفہ

حضرت بندگی میاں عبد الغفور سجاوندی رحمتہ اللہ علیہ

مترجم

(باہتمام)

دار الاشاعت کتب سلف الصالحین

المعروف بہ جمیتہ مہدویہ۔ دائرۂ زمستان پور مشیر آباد حیدر آباد، دکن (بار دوم 1386ھ ہجری)

(کتابت فقیر سید سعید الحق شاہینؔ تشریف اللہی بغرضِ تبلیغِ ثبوتِ مہدیؑ اور افادیت)

ہژدہ آیات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے نبوت کی تصدیق پر ایمان بخشا اور ولایت کی فرمابرداری پر نورِ ہدایت عطا فرمایا اور ان دونوں کی ایک مقدارِ خاص مقرر کیا ایک مکمل ہستی کے لئے اور وہ ہمارے نبی محمد ﷺ ہیں چنانچہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ ولایت افضل ہے نبوت سے پس اس حدیث سے آنحضرت ﷺ کے دو مقام ظاہر ہوئے یعنی مظہر نبوت اور مظہرِ ولایت۔ پس صحت نبوت کے لئے ہمارے نبی ﷺ کے شانہ پر مہرِ نبوت کی علامت دی جاکر نبوت اپنی ختمیت کے زمانے میں ختم کی گئی اور اسی طرح صحتِ ولایت کے لئے مہدیٔ موعود علیہ السلام کے شانہ پر مہرِ ولایت کی علامت دی جاکر ولایت اپنی ختمیت کے زمانے میں ختم ہوگئی اور یہ دونوں (محمد و مہدی علیہما السلام) اصل میں ایک ہیں۔ پس بخوبی سمجھ لو کہ یہ بات ظاہر ہے اور درود نازل کرے اللہ اپنے خیر 1 خلق ہر دو محمدؑ اور اُن دونوں کی تمام آل واصحاب پر حمد و صلوٰۃ کے بعد کہتا ہے فقیر اُمیدوارِ درگاہِ صمدیت کا عبد الغفور سجاوندی 2 مغفرت کرے اللہ اُس کی اور اُس کے ماں باپ کی اور اُن دونوں کی اولاد کی تحقیق میں نے ارادہ کیا توضیح کروں صاحب الزماں خلیفتہ الرحمٰن مہدیٔ موعود علیہ الرضوان کے نقول کی ایسے نقول مشہور جو قرآن سے متعلق ہیں اور وہ اٹھارہ آیتیں ہیں جن میں بعض مہدیٔ علیہ السلام سے مختص ہیں اور بعض آپؑ کی قوم (صحابہؓ) سے مخصوص ہیں مدد چاہتے ہوئے اللہ سے کہ وہ مجھے محفوظ رکھے وسواسِ خناس سے جو وسوسہ ڈالتا ہے لوگوں کے سینوں میں اور وہ خناس جنات میں سے بھی ہے اور انسانوں میں سے بھی اور چاہتا ہوں اللہ سے کہ وہ مجھے ولایت کے پنگھٹ سے وہ ذائقہ چکھائے اور یہی لوگ بہترین انسان ہیں سب سے۔

پہلی آیت:- سورۂ بقرۃ میں جزء اول کے چوتھے ربع میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَ اِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ (سورۃ البقرۃ۔ آیت 124)

ترجمہ:- اور جب آزمایا ابراہیمؑ کو ان کے رب نے چند باتوں میں تو ابراہیمؑ نے پورا کر دکھایا ان کو اللہ نے فرمایا میں بنانے والا ہوں تجھ کو لوگوں کا امام ابراہیمؑ نے کہا اور میری اولاد میں سے۔

وَمِنْ ذُرِّیَّتِی : یـ1ـ مہدیٔ موعود علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے آپؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم کیا کہ وہ مسلم امام جس کے اپنی ذریت میں

1 خیر جو افعل کے معنی میں ہو اس کا تثنیہ اور جمع نہیں آتی (از منتہیٰ الارب) افعل مذکر کے لئے ہے اور فعلی مونث کے لئے اگر وہ بحسبِ اصل ہو تو اس میں خیر و شر بھی داخل ہیں اس سبب سے کہ یہ دونوں اصل میں اخیر اور اشتر تھے کثرتِ استعمال سے مخفف ہوئے (از شرح ملا جامیؒ) یعنی یہ دونوں اسم موصول من کے ساتھ جس میں مذکر اور مونث دونوں مساوی ہیں مستعمل ہوتے ہیں۔ 2 نقل ہے کہ شاہ عبد المجید سجاوندیؒ کے دو فرزند تھے ایک میاں عبد الملک سجاوندی عالم باللہؒ اور دوسرے میاں عبد الغفور سجاوندیؒ ۔

سے ہونے کے لئے ابراہیمؑ نے دعاء کی وہ فقط تیری ہی ذات ہے نہ کہ کوئی اور۔ میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو امامؑ نے فرمایا کیونکہ الفاظ ایک امام کی تقدیر پر دلالت کرتے ہیں کیوں کہ وہ نکرہ ہے جو کلام مثبت میں واقع ہوا ہے پس وہ غیر متعین پر دلالت کرتا ہے اور اس کا عطف محذوف پر ہے تقدیر اس کی یہ ہے اجعلنی اماما ومن ذریتی اماما یعنی مجھے امام بنا اور میری ذریت میں سے امام بنا۔ پس ثابت ہوا اِس سے ایک امام جو مبعوث ہو ابراہیمؑ کے بعد اگر وہ مقام رکھا جائے۔ انبیاء میں تو وہ ہو گا جو ان کے درمیان تخصیص یافتہ ہے اگر ہم کہیں کہ وہ موسیٰؑ کیوں نہیں اور اگر ہم کہیں کہ وہ عیسیٰؑ ہیں تو سوال وارد ہوتا ہے کہ موسیٰؑ کیوں نہیں اور اگر ہم کہیں کہ گذشتہ اولیاء میں سے کوئی ولی ہے اور کسی ایک ولی کو خاص کر دیتے ہیں تو سوال وارد ہوتا ہے کہ دوسرا ولی کیوں نہیں اور اگر اس امامت کے اولیاء میں سے کوئی ولی مراد لیا جائے تو یہ مسلم ہے اور وہ مہدئ موعود السلام ہیں کیونکہ ان کی امامت متفق علیہ ہے دلیل ظاہر ہے سیاقِ آیت میں ہے کیوں کہ ابراہیمؑ نے اپنی ذریت میں سے امتِ مسلمہ کو طلب کیا ہے اور وہ اُمتِ محمدؐ ہے اور ان کی حفاظت کے لئے ان میں سے ایک رسول کو بھیجنے کے لئے طلب کیا وہ محمد ﷺ ہیں پس اس سے ظاہر ہوا کہ جن کو ابراہیمؑ نے طلب کیا اس امت کی حفاظت کے لئے وہ مہدئ موعود علیہ السلام ہیں چنانچہ امام علیہ السلام نے اللہ کی مراد کا بیان فرمایا کہ وہ یہی ذات ہے نہ کہ غیر کیوں کہ آپؐ عالمِ ربانی اور کتاب اللہ کے ان اسرار کو کھولنے والے ہیں جو ہمارے نبی کے بعد کسی اور پر نہیں کھولے گئے اور حضرت مہدی علیہ السلام کا قول دلیلِ قطعی اور واجب التصدیق ہے سبب ان اخلاق کے جنھوں نے انبیاء کے قول کے قبول کرنے کو واجب کر دیا جیسا کہ کتب عقاید میں مذکور ہے کہ جو چیز مخبر صادق کے اقوال سے ثابت ہو وہ سچ ہے پس غور کرو اور انصاف کرو اور کج روی مت کرو کیونکہ یہ بات ظاہر ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرا عہد ظالمین کو نہیں پہنچے گا یعنی اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ سے فرمایا کہ اے ابراہیمؑ میں نے تجھ سے عہد کیا ہے کہ میں تیری ذریت میں حکم ازل سے اطاعت گزار مسلمانوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے امام بناؤں گا لیکن اس امام کی فائدہ رسانی ظالمین کو نہیں پہنچے گی۔ ظالمین سے مراد انکار کرنے والے ہیں جو اس امام کی اطاعت سے پھرے ہوئے ہیں اور وہ امام اپنے رب کی طرف سے جن باتوں کی تحقیق کو پیش کرتا ہے ان سے منھ پھیرنے والے ہیں اور وہی ان کا اپنے آپ پر ظلم کرنا ہے اور نیز فرمایا جب کہ ارادہ کیا اللہ نے کہ بناوے ابراہیمؑ کو لوگوں کا امام پس آزمایا آپ کو صحت امامت کے لایق چند باتوں کی ادائی میں پس ان باتوں کو ابراہیمؑ نے پورا کیا جیسا کہ اللہ نے ان باتوں کو پورا کرنے کا حکم دیا اور وہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے اور جب کہ آزمایا ابراہیمؑ کو اس کے رب نے چند باتوں میں تو ان کو پورا کیا۔ اکثر مفسرین نے کہا ہے کہ وہ دس باتیں ہیں جن میں سے پانچ سر کے متعلق ہیں مانگ نکالنا اور ناک میں پانی لینا اور کلی کرنا اور مونچھ کترانا اور مسواک کرنا اور پانچ باتیں دھڑ سے متعلق ہیں بغل کے بال لینا اور ناخن تراشنا اور زیرِ ناف کے بال لینا اور ختنہ کرنا اور نجاست پاک کرنا اور ابنِ عباسؓ سے مروی ہے کہ وہ باتیں معاملاتِ شرعی میں سے تیس حصے ہیں جن سے دس سورۂ مومن میں قدافلح المؤمنون۔۔ الخ اور دس سورۂ احزاب میں ان المسلمین والمسلمات ۔۔ الخ میں ہیں اور دس سورۂ معارج میں الاالمسلمین الذینھم۔۔ الخ میں ہیں اور حضرت مہدئ موعود علیہ السلام سے مروی ہے کہ وہ باتیں چالیس ہیں تیس وہ ہیں جو ابن عباسؓ کے قول میں مذکور ہیں اور باقی آیت عباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض ھونا میں عبادالرحمٰن کے اوصاف میں ہیں اور امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اس میں امامت کی صحت پر دلیل ہے یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ امام کے سوائے کسی دوسرے میں اوصاف مذکورہ جمع نہیں کرتا اور جو شخص میری امامت کی صحت پر دلیل کا طالب ہو اس کو چاہیئے کہ وہ

چنانچہ حضرت مولانا رومؒ نے فرمایا ہے کہ:-(اے محمدؐ) آپؐ کی امت سے بدر اولیاء ہیں جن کو (آپؐ کے سوائے) تمام انبیاء پر فضیلت ہے۔

میری ذات میں غور کرے اگر ان باتوں کو پائے تو قبول کرے میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اوصافِ مذکورہ کے زیور سے امام کی ذاتِ مبارک کو مزین فرمایا تاکہ اربابِ بصیرۃ ان اوصاف کا معائنہ کریں اور ان کو دیکھ کر متلذذ ہوں یہاں تک کہ وہ کہہ دیں کہ یہ بشر نہیں ہے۔

دوسری آیت:- سورۂ آل عمران میں تیسرے جزء کے تیسرے ربع میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَاِنۡ حَآجُّوۡکَ فَقُلۡ اَسۡلَمۡتُ وَجۡهِیَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلۡ لِّلَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ وَالۡاُمِّیّٖنَ ءَاَسۡلَمۡتُمۡ ؕ فَاِنۡ اَسۡلَمُوۡا فَقَدِ اهۡتَدَوۡا ۚ وَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا عَلَیۡکَ الۡبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِیۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ ۞ ع (سورۃ آل عمران-آیت 20)۔

پس اگر وہ تجھ سے جھگڑا کریں تو کہہ دے اے محمدؐ میں تو اپنے کو متوجہ کر چکا ہوں اللہ کی طرف اور وہ بھی متوجہ کر دے گا اپنے کو اللہ کی طرف جو میری پیروی کرنے والا ہے۔ حضرت مہدئ موعود علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ آپؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لئے حکم کیا کہ یہ مَنۡ (وَمَنِ اتَّبَعَنِ) خاص ہے اور اس سے مراد صرف تیری ذات ہے کوئی اور نہیں میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو امام علیہ السلام نے فرمایا کیوں کہ قرینہ اس کی خصوصیت پر آیت کے بیان میں موجود ہے اور وہ خصوصیت تھی اہلِ زمانہ کی خصومت اور دشمنی نبی سے دعوت سننے کے بعد اور آپؑ کا ان لوگوں کی خصومت پر اللہ کے حکم سے راضی برضا ہو جانا اور تابع کو چاہیئے کہ وہ ایسا ہی ہو اور وہ ذات مہدئ موعود علیہ السلام کی ہے کیوں کہ آپؑ کی دعوت اور خدا کے حکم سے راضی برضا ہو جانا ایسا ہی جیسا کہ فرمایا فَاِنۡ حَآجُّوۡکَ یعنی اگر اہلِ کتاب تیری نبوت کی صحت اور تیری کتاب کی صداقت پر ادائے تبلیغ کے بعد تجھ سے جھگڑا کریں تو اے محمدؐ تو کہہ دے یعنی پس تو ان سے کہہ دے کہ میں نے تمہارے پاس اس چیز کو پہنچا دیا جس کے ساتھ میں رسول بنا کر بھیجا گیا لیکن تم اپنے اس علم کے باوجود کہ وہ تمہارے رب کی طرف سے حق ہے حسد و عناد کی وجہ سے مجھ پر اور میری کتاب پر ایمان نہیں لاتے ہو۔ میں نے جھکا دیا اپنے چہرہ کو اللہ کے لئے اور اسلام لایا میں اور وہ بھی اسلام لائے گا جو میری پیروی کرے گا۔ یعنی وہ خالص کرے گا اپنی ذات کو اللہ کے لئے مانند خالص کرنے میرے اپنی ذات کو اللہ کے لئے جب کہ جھگڑا کریں گے اس سے اس کے مخالفین۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ یہاں متبوع کا تابع مفروض الدعوت اور مفترض الطاعت اور جمیع حالات میں وہ اپنے متبوع کے برابر ہے جیسا کہ کشف الحقایق میں مذکور آپؑ کے خصوصیات سے معلوم ہوتا ہے۔ نورِ محمدیؐ سے ارواح و انواء کے استخراج کے بیان میں مذکور ہیں اور وہ قول مصنف کا ہے کہ اسی سے روحِ مہدیؑ قیام پذیر ہوئی جیسا کہ قیام پذیر ہوتا ہے بچہ اپنی ماں سے پس نبی کو جب آپ کی نبوت دی گئی تو مہدیؑ کو نبیؐ کی ولایت دی گئی پس مہدی کی ذات نبی علیہ السلام کی ذات مانند ہے اور مہدیؑ کا گروہ نبی علیہ السلام کے گروہ کے مانند ہے اور مہدیؑ کا صبر نبیؐ کے صبر کے مانند ہے اور مہدیؑ کا توکل نبیؐ کے توکل کے مانند ہے اور اکثر احوال میں مہدیؑ، نبیؐ کے برابر ہیں پس اس سے ثابت ہوا کہ نبی اور مہدی علیہما السلام اکثر احوال میں برابر ہیں اور اس اُمت میں مہدی علیہ السلام کے سوائے کوئی اِس شان کا تابع نبی علیہ السلام کا نہیں ہے پس غور اور انصاف کر کج روی مت کر کیونکہ یہ بات ظاہر ہے۔

تیسری آیت:- سورۂ اٰل عمران میں چوتھے جزء کے تیسرے ربع میں ہے اللہ تعالٰی فرماتا ہے:- اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ۝ الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِهِمۡ وَیَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ج رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هٰذَا بَاطِلًا ج سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝
(سورۃ اٰل عمران-آیت-191)

(بہترین نشانیاں ہیں) عقلمندوں کے لئے جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے، بیٹھے اور لیٹے ہوئے۔ روایت کی گئی ہے حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام سے آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے مجھے حکم کیا ہے کہ اولی الالباب سے مراد فقط تیری قوم ہے۔ میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو امام علیہ السلام نے فرمایا کیوں کہ وہ لوگ تمام اُمت سے ثابت قدم اللہ کی مختلف صنعتوں میں غور وفکر کرنے کے لئے اور ہر حالت میں یعنی کھڑے، بیٹھے اور لیٹے ہوئے اللہ کا ذکر کرنے والے ہیں اور صداقت کی زبان سے کہنے والے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تونے اس کو بے فائدہ نہیں بنایا تیری ذات پاک ہے پس ہم کو بچا دوزخ کے عذاب سے اور وہ اُمت میں مخصوص ہیں اپنی خصوصیتوں مثل توکل تسلیم بذل[1] انفاق مروت اور حلم اکثر احوالِ محمودہ میں اور یہ باتیں ان میں مشہور ہیں خاص وعام میں سے کسی پر پوشیدہ نہیں اِسی کی تائید ہوتی ہے اس سے جو صاحب مظہر شرح مصابیح نے باب انفاق میں کہا ہے کہ لوگوں میں بصیرت رکھنے والے آخرت کی رغبت کرنے والے دنیا کو چھوڑنے والے ایک دن کی قوت پر قناعت کرتے ہیں اور مال کو کسی وقت ذخیرہ کر کے نہیں رکھتے اور ہر زمانے میں متوکلوں کی ایک جماعت ایسی پائی گئی لیکن عام لوگ اس صفت سے موصوف نہیں ہوئے مگر حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام ہی کے زمانے میں پس اس سے معلوم ہوا کہ اس قوم کے خاص وعام لوگ متوکل ہوں گے جو اوصافِ مذکورہ سے موصوف ہیں وہی لوگوں میں بصیرت والے ہیں اس اُمت میں اور وہی ہیں صاحبانِ عقل اور صحیح ہے جو فرمایا امام مہدیٔ موعود علیہ السلام نے اللہ تعالٰی کی مراد کے موافق اور وہی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! بے شک تو جس کو داخل کرے گا دوزخ میں تو پس تحقیق رسوا کیا تونے اس کو۔ حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے آپؑ نے فرمایا کہ یہ آیت دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ جو شخص آگ میں داخل ہوگا تو پھر اس سے کبھی نہیں نکلے گا۔ کیونکہ اللہ تعالٰی نے خبر دی ہے اس کے حال کی اپنے قول فهتد اخز يته سے یعنی تحقیق رسوا کر دیا تونے اُس کو یہ اس کے حق میں وعید ہے اور مؤمن اس سے محفوظ ہے جیسا کہ فرمایا ہے اپنے قول میں اللہ تعالٰی نے جس دن کہ نہیں رسوا کرے گا نبیؐ کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے اس کے ساتھ اور نہیں ہیں ظالموں کے لئے مدد کرنے والے۔ اور آیت بھی تائید کرتی ہے اس بات کی کیونکہ جو شخص آگ میں داخل ہوا وہ کافر ہی ہے اس کے لئے کوئی شفاعت کرنے والا نہیں جیسا کہ مؤمنین کے لئے ہے اور حق وہی ہے جو فرمایا مہدیٔ موعود علیہ السلام نے کہ مؤمن نہیں داخل ہوگا آگ میں اور نہ اللہ اس کو رسوا کرے گا کیوں کہ آگ میں داخل ہونا اور رسوا ہونا کافر کے لئے ہے نہ کہ مؤمن کے لئے اور وہی (بصیرت والے) ہیں جو کہتے ہیں۔ اے ہمارے رب بے شک ہم نے سنا منادی کو اور وہ منادی مہدیٔ موعود علیہ السلام ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے لئے خطاب داعی کا ہے جیسا

---

[1] بذل یعنی بخشش، جود وسخا

کہ اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے کہ بُلا تو اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت اور نصیحت کے ساتھ پس منادی یعنی مہدیٔ موعود علیہ السلام ینادی للایمان ندا کرتے ہیں ایمان کے لئے یعنی ایمانِ خالص کے لئے اور یہی آپ کا منصب ہے رضوان اللہ علیہ اور حضرت رسول علیہ السلام نے احکامِ شرائع کی بنیاد قائم کی اور آپؐ بلاتے رہے لوگوں کو ان احکام کی طرف حکمت اور موعظتِ حسنہ کے ساتھ اور قتل کرتے رہے کافروں اور مشرکوں کو اور نہیں حکم دیا گیا منادی (مہدیؑ) امرِ جہاد کا اسلام ظاہر کی رعایت سے کیوں کہ مہدی علیہ السلام اُمتِ رسول اللہ علیہ السلام پر مبعوث ہیں اور اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، منادیا ینادی للایمان جیسی کہ دعوت مہدیٔ موعود علیہ السلام کی تھی۔ ایمان لاؤ اپنے رب پر فامنا یعنی پس وہ کہتے ہیں اے رب ہمارے! ہم ایمان لائے منادی کی ندا پر اور وہ مہدیٔ موعود علیہ السلام ہیں۔ پس تو معاف کر دے ہمارے گناہوں کو اور دور کر دے ہم سے ہماری برائیوں کو اور ہمارا خاتمہ کر نیک لوگوں کے ساتھ اور یہ ایمان کامل کا دستور ہے کہ بندہ لحظہ بلحظہ عاجزی اور انکساری کے ساتھ حضرت صمدیت کی طرف رجوع کرتا ہے اور وہی بصیرت والے کہتے ہیں اے رب ہمارے اور ہم کو دے جو تو نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے اپنے رسولوں کی معرفت یہ امر جامع ہے۔ شامل ہے ان تمام چیزوں کو جن کا وعدہ کیا ہے اللہ نے اپنے فضل سے مؤمنوں کے لئے انعام و اکرام کے ساتھ اپنے رسولوں کی معرفت اور مت رسوا کر تو ہم کو قیامت کے دن۔ کیوں کہ تو نے وعدہ کیا اے ہمارے رب! کہ جس دن نہیں رسوا کرے گا اللہ نبیؑ کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے اس کے ساتھ اور تو پوری کر ہمارے لئے اس چیز کو جس کا تو نے ہم سے وعدہ فرمایا بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا ہے۔ پس قبول کیا ان کے لئے ان کے سب نے اس بات کو جس کو وہ اس سے طلب کرتے تھے۔ بے شک میں نہیں ضائع کروں گا تم میں سے کسی عامل کے عمل کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت سب ایک دوسرے کی جنس ہو پھر تفصیل سے بیان فرمایا حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام نے ایک عمل مبہم کو آیتِ ہذا۔ تو جن لوگوں نے اپنے دیس چھوڑے اور نکالے گئے اپنے گھروں سے اور ستائے گئے میری راہ میں اور لڑے اور مارے گئے کے تحت چنانچہ روایت کی گئی ہے حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام سے آپؑ نے اپنی آخری عمر میں عجمی زبان فرمایا ھاجروا پورا ہوا اور واخرجوا من دیارھم ہو گیا اور واوذوا فی سبیلی پورا ہوا اقاتلو و قتلوا رہ گیا ہے ماشاء اللہ ہو گا اور آپؑ نے امر قتال کو اصحاب کرام مسمی سید خوندمیرؓ کے سپرد کیا اور فرمایا اگر تمہارے مقابلہ میں تمام دنیا کا لشکر آئے تو تمہارے پہلے حملہ میں شکست پائے گا اللہ کے حکم سے۔ پھر تم دوسرے دن اللہ کے حکم سے شہادت پاؤ گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے۔ قتل کئے اور قتل کئے گئے۔ حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد بندگی میاںؓ بیس سال زندہ رہے چنانچہ ارطاۃ سے مروی ہے کہا مجھے یہ خبر ملی ہے کہ مہدیؑ فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ کی اولاد سے ہے۔ پانچ سال زندہ رہے گا پھر اپنے بستر پر رحلت کرے گا۔ پھر ایک شخص فاطمہؓ کی اولاد سے مہدیؑ کی سیرت پر ہو گا اس کی حیات بیس سال ہو گی پھر وہ انتقال کرے گا قتل ہو کر ترمذی[1] نے اس روایت کو سند سے بیان کیا ہے۔ بندگی میاںؓ اپنی زندگی میں اللہ پر بھروسہ کئے ہوئے اس امرِ قتال کے منتظر تھے پس جب اس کا وقت آ گیا تو اللہ نے خزانۂ غیب سے میاںؓ کو

1 یہ کتاب تقریباً چار سو سال پہلے لکھی گئی ہے جس زمانہ میں یہ کتاب تالیف ہوئی مطبع نہیں تھا قلمی نسخوں سے احادیث نقل کی گئی ہیں چونکہ حکومت اور سلطنت رکھنے والے مخالفتیں مہدیؑ اور قومِ مہدیؑ سے محض اس لئے مخالفت کرتے تھے کہ مہدیؑ اور قومِ مہدیؑ ترکِ دنیا، طلبِ دیدارِ خدا کی دعوت دیتے تھے پس مخالفین نے ازروئے حسد و عناد ان کے ساتھ قتال و جدال کا طریقہ اختیار کیا اور اس حدیث کو جو اوطاۃ سے مروی ہے اور جو لفظ بلفظ گروہِ مقدسۂ مہدویہ پر صادق آتی ہے قدیم نسخوں سے خارج کر کے چھاپ دیا اس لئے ترمذی کے موجودہ نسخوں میں یہ حدیث نہیں ہے اگر کوئی قدیم قلمی نسخہ مل جائے تو اس میں ضرور یہ حدیث ملے گی بشرطیکہ وہ نسخہ چار سو سال پہلے کا ہو۔

ساٹھ گھوڑے عطا کئے اور آپؓ کے پاس ڈیڑھ سو آدمی جمع ہوگئے اور وہ اِسی تیاری کے ساتھ اللہ پر بھروسہ کئے ہوئے تھے ظاہری تصرف حاصل کرنے اور ملک پر قبضہ کرنے کے خیال سے فارغ تھے بادشاہ گجرات مظفر نے محض اپنے انکارِ مہدیت کی وجہ سے ان کے ساتھ دشمنی کی اور ان سے مقابلہ کے لئے لشکر بھیجا جس میں بارہ ہزار سوار جنگ کے سازوسامان سے آراستہ تھے اور اِسی طرح سولہ ہزار پیدل بھی تھے اور بندگی میاںؓ کے ساتھ ساٹھ سوار نہتے اور باقی پیدل تھے جب لشکر مذکور ان کے سامنے آیا تو بندگی میاںؓ اور آپؓ کے ساتھی شعار اسلام ظاہر کی رعایت سے ان سے روگردان ہوگئے پس جب دشمن کی فوج ان کے گھروں میں گھس گئی اور مسجد کو جلا دیئے تو بندگی میاںؓ کو بلا واسطہ حکم خدا ہوا کہ یہ لشکر تمہارے گھروں اور مسجد کو بلا موجبِ شرع جلا کر کافر ہوگئے اب ان کے لئے کوئی رعایت نہیں پس اب ان کی طرف پلٹو ان کی گردنیں مارو ان کے پیر چھانٹو۔ پس اللہ کے حکم سے ان کی طرف پلٹے اور لڑے ان میں کے بہت ساروں کو قتل کیا اور اللہ نے دشمنوں کے دلوں میں ایسا رعب ڈال دیا کہ دفعتہً شکست کھائے اور پلٹ کر دیکھنے کی جراءت نہ کرسکے اور بلا توقف بارہ میل اس طرح بھاگے کہ بڑا چھوٹے کو اور چھوٹا بڑے کو اور پلٹ کر نہ دیکھا اللہ تعالیٰ نے اس قتال کو اپنی وحدانیت کی قدرت کی نشانی اور جو وصیت کہ مہدیٔ موعود علیہ السلام نے بندگی میاںؓ کو کی تھی اس کی صحت کی دلیل بنایا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بدر کے دن خبر دی تھی کہ ابھی ظاہر ہوچکی ہے تمہارے لئے نشانی دو فوجوں میں کہ آپس میں گتھ گئیں ایک فوج تو لڑتی تھی اللہ کی راہ میں اور دوسری کافر تھی کہ مسلمانوں کو دیکھتے تھے دوچند آنکھوں دیکھتے اور اللہ زور دیتا ہے اپنی مدد کا جس کو چاہے بے شک اس میں بڑی عبرت ہے بینائی والوں کے لئے یعنی اللہ نے اس جنگ کو آیت اور عبرت بنایا بینائی والوں کے لئے اور وہ مؤمنین مخلصین ہیں نہ کہ عداوت رکھنے والے منکرین ایسا ہی یہاں بھی پس سمجھ اور انصاف کر اور انصاف کی راہ سے منھ مت پھیر اس لئے کہ امر مذکور ظاہر ہے۔

چوتھی آیت:- سورۂ مائدہ میں چھٹے جزء کے تیسرے ربع کے قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ لا اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ز يُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ط ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝
(سورۃ المائدۃ۔ آیت 54)

تو قریب میں اللہ ایسی قوم موجود کرے گا کہ اِس قوم کو اللہ دوست رکھتا ہوگا اور وہ قوم اللہ کو دوست رکھتی ہوگی۔۔ الخ۔ مہدیٔ موعود علیہ السلام سے مروی ہے، آپؑ نے فرمایا مجھ کو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ اِس قوم سے مراد فقط تیری قوم ہے کوئی اور نہیں۔ میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو آپؑ نے فرمایا کیونکہ یہی معنی لفظ سوف سے ظاہر ہیں کیوں کہ سوف مستقبل بعید کے لئے موضوع ہے اور وہ وسطِ اُمت ہے جو مہدیؑ کے خروج سے متصل ہے اور یہی مفہوم حدیث کے الفاظ کا ہے کہ مہدیؑ میری اہلِ بیت سے ہے وسطِ اُمت میں مفسرین نے اس قوم کو مشتخص کرنے میں بے حد اختلاف کیا ہے اس طرح کہ کسی نے بھی معنی لفظ کی حقیقت نہیں پائی جس پر ظاہر عبارت کا اطلاق ہو بلکہ سب کے سب حیران ہو کر رہ گئے اور کہا کہ اس قوم سے مراد قومِ انصار یا ابو بکرؓ یا سلمانؓ ہیں اور بعضوں نے کہا کہ ایسا نہیں ہے چنانچہ معالم التنزل کی عبارت سے ظاہر ہے جہاں کہ کہا اس سے مراد انصار یا ابو بکرؓ یا سلمانؓ نہیں بلکہ ایک قوم کا نبی علیہ السلام کے بعد زمانہ مستقبل میں آنا مراد ہے اور ایسا ہی کہا ہے قاضی شہاب الدین نے اپنی تفسیر مسمّی بہ

بحر المواج میں اور صاحبِ تفسیرِ نیشاپوری کی عبارت یہ ہے کہ شاید اس سے مراد مہدیؑ کی قوم ہے اور صحیح وہی ہے جو مہدیؑ نے اللہ تعالیٰ کی مراد فرمائی حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ السلام کو خبر دی کہ کہہ دے ان مؤمنین سے جو حاضر ہیں جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پلٹتا ہے تو پلٹ جائے اللہ اس کے ایمان سے بے نیاز ہے پس اللہ قریب میں ایک قوم کو لائے گا یعنی اللہ زمانۂ مستقبل میں ایک قوم کو لائے گا جس میں مرتدوں کی شاخ نہ ہوگی بلکہ اس قوم کے لوگ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے احکامِ ظاہری و باطنی کے مطیع و منقاد ہوں گے کیوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دوست رکھے گا اور وہ اللہ ک دوست رکھیں گے یہ وہ زبردست عطا ہے جو جملہ عطاؤں کے برابر ہے۔ کیونکہ محبت نہیں ملتی مگر اللہ کے اولیاء اور اصفیاء کو پس اس کے یہ معنی ہوئے کہ اس قوم کے لوگ سب کے سب اولیاء ہیں اور یہی معنی اس آیت کے بیان میں ظاہر ہیں پس بخوبی سمجھ لے کہ یہ بات ظاہر ہے یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا فرمائے اور اللہ جاننے والا بڑی گنجایش والا خبردار ہے۔

پانچویں آیت:- سورۂ انعام میں ساتویں جزء کے دوسرے ربع میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- قُلۡ اَیُّ شَیۡءٍ اَکۡبَرُ شَہَادَۃً ؕ قُلِ اللّٰہُ ۟ۙ شَہِیۡدٌۢ بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَکُمۡ ۟ وَ اُوۡحِیَ اِلَیَّ ہٰذَا الۡقُرۡاٰنُ لِاُنۡذِرَکُمۡ بِہٖ وَ مَنۡۢ بَلَغَ ؕ اَئِنَّکُمۡ لَتَشۡہَدُوۡنَ اَنَّ مَعَ اللّٰہِ اٰلِہَۃً اُخۡرٰی ؕ قُلۡ لَّاۤ اَشۡہَدُ ۚ قُلۡ اِنَّمَا ہُوَ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ وَّ اِنَّنِیۡ بَرِیۡٓءٌ مِّمَّا تُشۡرِکُوۡنَ ۝ۘ
(سورۃ الانعام۔آیت 19)

اور وحی کیا گیا ہے میرے طرف یہ قرآن تاکہ میں ڈراؤں تم کو اس کے ذریعہ اور وہ بھی ڈرائے گا جو میرے مقام کو پہنچے۔ مہدیٔ موعود علیہ السلام سے مروی ہے آپؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ یہ من خاص ہے اور اس سے مراد فقط تیری ذات ہے۔ کوئی اور نہیں۔ میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو آپؑ نے فرمایا کیونکہ آیت کے معنی میں قرینہ اس کے خاص ہونے پر ظاہر ہے اس طرح کہ وہ معنی دوسرے کے لئے سزاوار نہیں اور اس میں تین وجہ ہیں پہلی وجہ یہ کہ لِیَّ میں جو یا ہے اس پر عطف ہو یعنی وَ اُوۡحِیَ اِلَیَّ ہٰذَا الۡقُرۡاٰنُ لِاُنۡذِرَکُمۡ بِہٖ وَ مَنۡۢ بَلَغَ اس صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ یہ قرآن وحی کیا گیا ہے میری طرف اور اس شخص کی طرف جو میرے مرتبہ و مقام کو پہنچے پس اگر کہے تُو کہ مہدیؑ کی طرف قرآن وحی کیا جانا کیا معنی رکھتا ہے۔ نبی علیہ السلام کی طرف وحی کیا جانا تو ظاہر ہے خاص و عام سے کسی پر مخفی نہیں تو میں کہوں گا کہ مہدیؑ کی طرف وحی معنی کے اعتبار سے ہے۔ مہدیؑ کی طرف معنیٔ قرآن بلا واسطہ وحی کئے جائیں گے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، پھر ہمارے ذمہ ہے قرآن کا بیان یعنی ولایتِ محمدیؐ کے اظہار کے ساتھ مہدیٔ موعود علیہ السلام کی زبان سے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ عطف اس ضمیر مستتر پر ہو جو لا نذرکم میں ہے اور یہ بات معطوف و معطوف علیہ میں فصل ہونے سے جائز ہے۔ یعنی میں ڈراؤں گا تم کو قرآن کے ذریعہ اور وہ بھی ڈرائے گا تم کو قرآن کے ذریعہ جو میرے مقام کو پہنچے۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ عطف ضمیر کُم پر جو لانذرکم میں ہے یعنی قرآن کے ذریعہ میں تم کو ڈراؤں گا اور وہ ڈرائے گا جو میرے مقام کو پہنچے۔ پس اس صورت میں ومن بلغ سے مراد مہدیؑ کی ذات ہوگی اور جو ضمیر بلغ میں پوشیدہ ہے قرآن کی طرف راجع ہے، محذوف ہے یعنی اور جس کو قرآن بطریق وارثت پہنچے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر ہم نے وارث بنایا کتاب کا ان لوگوں کو جنھیں ہم نے منتخب کر لیا اپنے بندوں میں سے۔ پس ان میں سے

بعض اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں۔۔ الخ اس بیان میں ایک لطیفہ ہے، جس سے وہی مطلع ہو سکتا ہے جو معانی قرآن کے سمندر کا غواص ہو اور وہ یہ کہ قومِ مہدیؑ کے حق میں منذر (ڈرانے والے) حقیقتہً نبی علیہ السلام ہیں کیوں کہ مہدیؑ آپؐ کی ولایت کے مظہر ہیں (پس مہدیؑ کا منذر ہونا حقیقتہً نبی علیہ السلام کا منذر ہونا ہے۔)

چھٹی آیت:– سورۂ الانعام میں ساتوں جزء کے چوتھے ربع میں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰھُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحُکۡمَ وَالنُّبُوَّۃَ ج فَاِنۡ یَّکۡفُرۡ بِھَا ھٰٓؤُلَآءِ فَقَدۡ وَکَّلۡنَا بِھَا قَوۡمًا لَّیۡسُوۡا بِھَا بِکٰفِرِیۡنَ ۝ (سورۃ الانعام۔آیت 89)

پس اگر انکار کریں اُن قرآنی خبروں سے جن کو تو ان پر پڑھتا ہے تو ہم نے مقرر کیا ہے ان پر ایک قوم کو جو ان کا انکار کرنے والی نہیں ہے۔ مہدیٔ موعود علیہ السلام سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ اس قوم سے مراد فقط تیری قوم ہے کوئی اور نہیں۔ میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو آپؐ علیہ السلام نے فرمایا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کو خبر دی ہے کہ اگر انکار کریں ان کا۔ یعنی اگر انکار کریں ان چیزوں کا جو انبیاءِ مذکور کو دی گئیں، کتاب اور حکمت کی قسم سے یہ سب لوگ یعنی یہ سب مخالفین یٰاھٰٓئولآء کا اشارہ نبی علیہ السلام کے اطراف وجوانب کے کفار کی طرف ہے۔ تو ہم نے مقرر کیا ہے ان پر ایک قوم کو۔ وہی مہدیٔ موعود علیہ السلام کی قوم ہے۔ یہ قوم نہ ماننے والی نہیں ہے یعنی ان میں کفر وعناد رکھنے والوں کی شاخ نہ ہوگی بلکہ وہ سب مصدقین ان تمام اُمور کی اطاعت کرنے والے ہوں گے جو اے محمد ﷺ تیرے رب کی طرف سے تجھ پر نازل ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے اس قوم کا وصف اپنے اس قول میں فرمایا ہے کہ قریب میں لائے گا اللہ ایک قوم کو۔۔ الخ پس ان دونوں آیتوں کے سیاق سے معلوم ہوا کہ اس قوم کو اللہ تعالیٰ کی عنایت اور اس کے فضل سے جو عطا ہوئی۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا کرے اللہ کا فضل بہت بڑا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ فضل کی عطا کا تعلق محض کرم سے ہے عمل سے نہیں اور نہ ذات ونسب سے ہے چنانچہ مہدیٔ موعود علیہ السلام نے فرمایا فضل اُسی کے لئے ہے جس پر اللہ فضل کرے نہ کہ عمل اور ذات کے اعلیٰ ہونے سے۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے اپنے دین کی راہ دکھائی پس تو ان کی ہدایت کی پیروی کر اولٰئک کا اشارہ مہدیٔ موعود علیہ السلام کی قوم کی طرف ہے یعنی (اے محمد ﷺ) اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی کثیر عطا سے سرفراز کیا ہے کہ ان کا شمار نہیں ہو سکتا اور اپنی عنایت سے ان کو تیری ولایت کی جانب ہدایت کی اور تیری ولایت کی اتباع کے زیور سے ان کو آراستہ کیا ہے اور وہ ولایت (مہدیؑ) تیرا باطن ہے تو اس کی پیروی کر وہی 1 توحیدِ خالص ہے چنانچہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں 2 احمد بلا میم ہوں۔

---

1 وہی توحیدِ خالص ہے یعنی مہدی علیہ السلام توحیدِ خالص ہے۔ توحید کے معنی ایک جاننا۔ خالص یعنی جو کسی دوسری شئے سے ملانہ ہو۔ یعنی مہدی علیہ السلام شرکِ جلی وخفی سے پاک ہیں چنانچہ حجرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ سبحان اللہ و ما انا من المشرکین پاک ہے اللہ اور محمد ومہدی علیہما السلام شرک سے پاک ہیں (توحید خالص ہیں) اور مخلوق کو خالص توحید کی طرف بلانے والے ہیں۔

2 آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں احمد بلا میم ہوں یعنی موحد خالص ہوں (شرکِ جلی وخفی سے پاک ہوں) حضرت بندگی میاں شاہ برہان الدینؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ اولوا الباب (صاحبانِ عقل یعنی آٹھ پہر اللہ کے ذکر میں مشغول رہنے والی، جماعت میں سے ایک عارف نے اچھی رباعی فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ:- (اردو ترجمہ)

اے مہدیٔ آخر زماں آپؑ تشریف لائے اس حال میں کہ آپؑ باطن میں خود محمدؐ ہیں

بارک اللہ، مرحبا، آپؑ کی تشریف آوری احمدؐ کے مانند ہوئی

مشہور مہرِ ولایت آپؑ کی پشتِ مبارک پر (آپؑ کے خاتمِ ولایتِ محمدیؐ ہونے کا نشان) رکھتی ہے

اے بحرِ حقیقت کے رہرو آپؑ احمدؐ بے میم ہو کر آئے

(ملاحظہ ہو شواہد الولایت باب (30)

ساتھویں آیت:- سورۂ انفال میں دسویں جزء کے ربع اول میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ (سورۃ انفال-آیت 64) اے نبیؐ کافی ہے اللہ تیرے لئے اور اس کے لئے بھی جو تیرا تابع ہے۔ مؤمنین سے حضرت مہدیؑ موعود علیہ السلام سے مروی ہے آپؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ یہ من خاص ہے اور اس سے مراد فقط تیری ذات ہے نہ کہ تیرا غیر۔ میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو آپ علیہ السلام نے فرمایا کیوں کہ قرینہ اس کے اختصاص پر ظاہر ہے بیان آیت کا یہ ہے کہ اس آیت میں نبی ﷺ کی تسلی کی گئی ہے کفار کے دھوکہ دینے اور تکلیف پہنچانے پر اور آپؑ کے تابعِ تام کے لئے بھی ایسی ہی تسلی چاہیئے تھی اور وہی مہدیؑ موعود علیہ السلام ہیں کیوں کہ آپؑ کے ساتھ بھی مخصوص ہیں سخت ترین عداوتیں اور ایذائیں آپؑ کے اہلِ زمانہ کی چنانچہ فتوحاتِ مکی میں آپؑ کے حق میں مذکور ہے کہ جب مہدیؑ نکلے گا تو نہیں ہونگے مہدیؑ کے کھلے دشمن مگر خصوصاً فقہاء کیوں کہ ان کی بزرگی باقی نہیں رہے گی اور جب ان مہدیؑ ان کے عمل کے خلاف حکم کرے گا تو وہ اس کو گمراہ سمجھیں گے کیوں کہ ان کا اعتقاد یہ ہو گا کہ اجتہاد کا زمانہ ختم ہو گیا ہے اور نیز ان کا اعتقاد ہے کہ ان کے ائمہ کے بعد اب کسی کو درجۂ اجتہاد نصیب نہیں ہو سکتا اور اگر اس کے ہاتھ میں تلوار (معجزہ کی) نہ ہوتی تو فقہا اس کے قتل کا فتویٰ دے دیتے اور اگر وہ صاحبِ مال و سلطنت ہو تا تو اس کے مال کی لالچ اور اس کی سلطنت کے خوف سے فقہاء اس کے فرمابردار ہو جاتے پس معلوم ہوا کہ اہلِ زمانہ کی مکاری اور ایذا رسانی نبی اور مہدی علیہما السلام سے خاص ہے اور ان دونوں کے ساتھ غربت مخصوص ہے جیسا کہ حدیث ہے بے شک دین شروع ہوا غربت کی حالت میں اور قریب ہے کہ ہو جائے ویسا ہی جیسا کہ نبی علیہ السلام کے زمانہ میں تھا۔ اور غربت سے مراد ہجرت اخراج ایذا اور قتل ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کی تسلی کے لئے فرمایا کہ اے نبیؐ! تیرے لئے اور تیرے تابع (مہدیؑ) کے لئے اللہ کافی ہے یعنی ہم تیری نبوت کے اُمور اور تیری ولایت کے احکام کو پورے کریں گے اور کفار[1] کی ایذا رسانی اور مکاری ان دونوں کوئی ضرر نہیں پہنچائے گی چنانچہ اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے کہ :- اور اللہ کو تو اپنے نور کا پورا کرنا ہے اگر چہ برا لگے کافروں کو۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ نبی اور مہدی علیہما السلام تمام احوال میں برابر ہیں اور صحیح وہی ہے جو مہدیؑ موعود علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے فرمایا کہ یہ من خاص ہے مہدی علیہ السلام کے سوائے کسی کے لئے سزاوار نہیں پس خوب سمجھ لے کہ یہ بات واضح ہے۔

---

[1] کفار یعنی یہود و نصاریٰ اور امام مہدیؑ موعود خلیفتہ اللہ کے مخالفین۔

آٹھویں آیت:- سورۂ ہود میں گیارہویں جزء کے چوتھے ربع میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- الٓرٰ قف كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۝ (سورۃ ہود۔ ایت 1) پھر تفصیل سے بیان کی جائیں گے حکمت والے باخبر، اللہ کی طرف سے۔ حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام سے مروی ہے آپ علیہ السلام نے اس کو مراد اللہ کے موافق اس طور پر بیان فرمایا کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیتیں مضبوط کی گئی ہیں محمد ﷺ کی زبان سے پھر تفصیل سے بیان کی جائیں گی اس کی آیتیں حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام کی زبان سے حکیم وخبیر کی طرف سے۔ یعنی اس کتاب کی آیتیں من عند اللہ بحکمِ ازل ثابت ہیں۔ یعنی نزولِ قرآن کی مضبوطی محمد ﷺ سے اور بیانِ قرآن کی مضبوطی مہدی علیہ السلاا سے ثابت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے۔ "نہ ہلا قرآن پڑھنے پر تو اپنی زبان تاکہ تو جلد اس کو یاد کرلے۔ بے شک ہمارے ذمہ ہے قرآن کا جمع کرنا اور پڑھنا پھر جب ہم قرآن پڑھا کریں تو پیروی کر اس کے پڑھنے کی"۔ پس نبی علیہ السلام کو جو کچھ حکم ہوا آپؐ نے اس کی تعمیل فرمائی پھر اللہ تعالیٰ نے بیانِ قرآن کو اپنی جانب منسوب کیا اور فرمایا۔ پھر تحقیق کہ ہمارے ذمہ ہے بیانِ قرآن کا یعنی ہم قرآن کو بیان کریں گے۔ مہدیٔ موعودؑ کی زبان سے آخر زمانہ میں وہی وارث ہے (اس بیان کا) اور خاتم ہے ولایتِ محمدیہؐ کا اور عالم ہے اللہ کی کتاب کے اسرار کا چنانچہ اِسی بات پر دلالت کرتے ہیں احادیث وروایات۔

نویں آیت:- سورۂ ہود میں دسویں جزء کے پہلے ربع میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ط اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ط وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ق اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ (سورۃ ہود۔ آیت۔17) کیا پس وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے حجت پر ہو۔۔ الخ امام مہدیٔ موعود علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم فرمایا ہے کہ یہ **من** خاص ہے اور اس سے مراد فقط تیری ذات ہے کوئی اور نہیں۔ میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو آپ علیہ السلام نے فرمایا کیوں کہ لفظِ **من** عمومیت کا احتمال رکھتا ہے اور خصوصیت باقتضاء قرینہ ثابت ہوتی ہے جو بیانِ آیت میں ظاہر ہے اس طرح کہ مہدیٔ موعودؑ کے سوائے کوئی **من** کا مصداق ہونے کے لائق نہیں اگر اس کا اطلاق افرادِ مؤمنین سے فردِ عام پر کیا جائے تو آیت کے نفسِ معنی کے لحاظ سے درست نہیں اور اگر اس کا اطلاق افرادِ اولیاء میں سے کسی فردِ خاص پر کیا جائے تو معنیِ آیت کے موافق ہوتا ہے اور اولیاء میں فردِ خاص مہدیٔ موعودؑ ہی ہیں یہ بات دین کی ذراسی سمجھ رکھنے والے پر مخفی نہیں اور صحیح وہی ہے جو مہدیٔ موعود علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے فرمایا کہ **من** مراد مہدیؑ کی ذات ہے نہ کہ غیر۔ اور بینہ سے مراد ولایتِ مصطفی ﷺ ہے اور وہ باطنِ مصطفی ﷺ ہے۔ یعنی یہ ہے کہ کیا پس وہ شخص جو ولایتِ مصطفی ﷺ پر ہو اپنے رب کی طرف سے ایسے شخص کے مانند ہو سکتا ہے جو اس کے برعکس ہو یعنی دونوں برابر نہیں ہو سکتے اور پیچھے آتا ہے اس کے گواہی دینے والا یعنی مہدیؑ کے پروردگار کی طرف سے قرآن، مہدیؑ کے پیچھے آتا ہے گواہی دینے والا ہے اس بات کی کہ مہدیؑ اپنے قول میں سچا ہے جیسا کہ قرآن نے ہمارے نبی ﷺ کی سچائی پر گواہی دی اور اس سے پہلے موسیٰؑ کی کتاب ہے۔ یعنی قرآن سے پہلے موسیٰؑ کی کتاب بھی گواہی دینے والی ہے کہ مہدیؑ صادق ہے اور امام ہے جو محمد ﷺ کی اُمت کو ہلاکت سے

بچانے آئے گا۔ یعنی مہدیؑ کا ذکر گذشتہ انبیاءؑ کی کتابوں میں موجود ہے چنانچہ کعب الاحبار سے مروی ہے کہا بے شک میں پاتا ہوں مہدیؑ کو لکھا ہوا انبیاء کی کتابوں میں اس کے حکم میں کوئی ظلم اور عیب نہیں ہے ابو عمرو مقری نے اس روایت کو اپنی سنن میں سند سے بیان کیا ہے اور حافظ ابو عبد اللہ نعیم بن حماد نے اس کو سند سے بیان کیا ہے در آنحالیکہ وہ امام اور رحمت ہے یہ دونوں (اماما ورحمة) کان کی ضمیر کے حال ہیں یعنی آیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے حجت پر ہو اس حال میں کہ وہ امام اور رحمت ہے۔ مہدیٔ موعود علیہ السلام سے مروی ہے آپؑ نے فرمایا یہ وہی امام ہے کہ ابراہیمؑ نے اپنی اولاد سے جس کے ہونے کی دعاء فرمائی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اور میری ذریت سے۔ اس کی تقدیر یہ ہے کہ مجھے اور میری اولاد سے امام بنا پس اس سے معلوم ہوا کہ مہدیؑ کا ذکر انبیاءِ گذشتہ کی کتابوں میں ہے جیسا کہ ابراہیمؑ کی دعاء اور کعب احبار کے قول سے ظاہر ہے۔ پس مہدیؑ کا ذکر قرآن میں کیوں کر نہ ہوگا، کیوں کہ قرآن ان تمام اُمور پر مشتمل ہے جو اگلی کتابوں میں تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کوئی چیز تر و خشک نہیں مگر اس کا ذکر کتابِ مبین میں ہے وہ سب اس پر ایمان لاتے ہیں۔ أُولٰئِكَ کا اشارہ مہدیٔ موعود علیہ السلام کی قوم کی طرف ہے یہ بات ذکرِ مَن سے معلوم ہوتی ہے جیسا کہ ھم کی ضمیر قومِ موسیٰ کی طرف راجع ہونا موسیٰؑ کے ذکر سے معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے اور ہم نے عطا کی موسیٰؑ کو کتاب تا کہ لوگ ہدایت پائیں۔ یعنی تا کہ موسیٰؑ کی قوم کے لوگ ہدایت پائیں اگرچہ کہ اس قوم کا ذکر نہیں ہوا تھا (لیکن موسیٰؑ کے ذکر سے ھم کی ضمیر موسیٰؑ کے لئے ہونا ثابت ہے) ایسا ہی أُولٰئِكَ سے مراد مہدیٔ موعود علیہ السلام کی قوم ہے جو مہدیؑ پر ایمان لائی جس کا اسمِ مبارک سید محمد بن سید عبد اللہ ہے اور جو کوئی کفر کرے اس کا فرقوں میں سے یعنی جو کوئی کفر کرے مہدیٔ موعود علیہ السلام کا اس حال میں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حجت ہے تو وہ خواہ کسی فرقہ سے ہو، عالم ہو، یا، زاہد، بادشاہ ہو، یا امیر خواہ کسی قبیلہ سے ہو پس دوزخ اس کا وعدہ گاہ ہے۔ یعنی اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اس سے کبھی نجات نہیں پائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے جس کو تو آگ میں ڈالے پس بے شک اس کو رسوا کیا اور ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔ پس تو اے محمد ﷺ شک میں مت رہ یعنی تو شک مت کر یقین رکھ اس کا (مہدیؑ کا) وجود قائم ہے تیری اُمت کو ہلاکت سے بچانے کے لئے یہ خطاب نبی علیہ السلام سے ہوا ہے جو ظاہر ہے مراد اس سے محمد علیہ السلام اور آپؐ کی اُمت ہے خطابِ مذکور کے ذریعہ آگاہ کیا گیا ہے کہ تم سب شبہ میں مت رہو بے شک وہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے۔ یعنی اس کا وجود حق ہے تمہارے رب کی طرف سے یعنی یقین کرو کہ مہدیٔ موعود علیہ السلام کی بعثت ثابت ہے اللہ کے پاس اور ایمان لاؤ اس پر جس وقت کہ وہ تمہاری طرف نکلے۔ اور لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔ یعنی مہدیٔ موعود علیہ السلام پر ایمان نہیں لائیں گے۔ کیونکہ سنتِ الٰہیہ اسی طرح جاری ہوئی ہے۔ ہر نبی کے زمانہ میں چنانچہ اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے کم ہیں جو ایمان لاتے ہیں اور اکثر ان میں کے فاسق ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ پس کیا جب کبھی لائے تمہارے پاس کوئی رسول وہ حکم جس کو نہیں پسند کرتے تھے تمہارے نفس تو تم تکبر کرنے لگے پھر ایک جماعت کو (رسولوں کی) تم نے جھٹلایا اور ایک جماعت کو قتل کرتے تھے۔ یہاں بھی ایسا ہی ہے اور اس میں ایک فائدہ ہے وہ یہ کہ لوگوں کا انکار خود مہدیؑ کی تائید کرنے والا ہے اور دلیل ہے مہدیؑ کے ثبوتِ مہدیت کی کیوں کہ لوگوں کا انکار نصِ (قرآنی) سے ثابت ہے اور ایسا ہی مذکور ہے عقد الدرر میں روایت ہے ابو عبد اللہ حسین ابنِ علیؓ سے آپ نے فرمایا اگر مہدی مبعوث ہوگا تو لوگ اس کا انکار کریں گے۔ اور ایسا ہی ہے فتوحاتِ مکیہ میں کہ جب امام مہدیؑ نکلے تو اس کے کھلے دشمن خاص کر فقہاء ہوں گے کیونکہ ان کی ریاست باقی نہیں رہے گی۔

دسویں آیت:- سورۂ یوسف میں تیرھویں جزء کے دوسرے ربع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ قف عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ط وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (سورة يوسف۔آیت۔108) کہہ دواے محمدؐ! یہ میری راہ ہے بلاتا ہوں مخلوق کو اللہ کی طرف بینائی پر میں اور میرا تابع۔ حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام سے مروی ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے کہ مَنِ اتَّبَعَنِي کا مَنْ خاص ہے اور اس سے مراد فقط تیری ذات ہے اس میں غیر شریک نہیں۔ میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام نے فرمایا کیوں کہ اس مَنْ کے خاص ہونے پر آیت کے بیان میں قرینہ موجود ہے اس لئے اس کا عطف اس پوشیدہ ضمیر پر ہے جو اَدْعُوْٓا میں ہے آیتِ شریفہ کا مطلب یہ ہے کہ بلاتا ہوں میں اللہ کی طرف بینائی پر اور وہ بھی بلائے گا اللہ کی طرف بینائی پر جو میرا تابع ہے اور یہ عطف اس بات کو چاہتا ہے کہ تابع اور متبوع کی دعوت ایک ہی مرتبہ میں ہو ورنہ دونوں دعوتوں میں تفریقہ لازم آئے گا اور جملہ کے عطف میں مناسبت کا ہونا ایک ایسا امر مرعی ہے جو وصل 1 کے بہترین مقامات میں سمجھا جاتا ہے اور یہ معلوم ہے کہ نبی علیہ السلام پر دعوت فرض تھی تو اسی طرح آپؐ کے تابع پر بھی فرض ہونا چاہیئے اور وہ تابع جس پر دعوت فرض ہو جیسا کہ وہ فرض تھی نبی علیہ السلام پر تو وہ مہدیؑ کے سوا اور کسی پر نہیں ہو سکتی کیونکہ مہدیؑ کی بعثت اسی کام کے لئے ہے جیسا کہ فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ کیسے ہلاک ہو گی میری اُمت میں اس کے اول میں ہوں اور عیسیٰؑ اس کے آخر میں ہیں اور مہدیؑ میری اہلِ بیت سے اس کے درمیان ہے۔ پس جیسا کہ نبی اور عیسیٰ علیہما السلام اللہ کی طرف بلانے والے ہیں اسی طرح مہدی، اللہ کی طرف بلانے والا ہے اور چونکہ اللہ کا قول مَنِ اتَّبَعَنِي مطلق ہے (فن اصول فقہ کے اعتبار سے) مطلق سے مراد فردِ کامل ہی ہوتا ہے جو اتباع میں فردِ کامل ہو گا وہ مہدیؑ ہی ہو سکتا ہے کیونکہ مہدیؑ ہمارے نبی ﷺ کی ولایت کا خاتم ہے اور اس بات میں دلیلِ قاطع تو محض مہدیٔ موعود علیہ السلام ہی کا قول ہے جس کا قبول کرنا ہم پر واجب ہے ان ہی دلائل سے جن سے انبیاء علیہما السلام کا قول قبول کرنا واجب ہوا ہے جو از قسم اخلاق ہیں اور اللہ بہتری کا الہام دینے والا ہے۔

---

1 تمام وصل وفصل کی توضیح کتبِ علم معانی وبیان میں شرح وبسط کے ساتھ ہو چکی ہے اور علماء معانی وبیان نے صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ ایک جملہ کا عطف دوسرے جملہ پر ہو تو دونوں میں مناسبت کا ہونا لوازم میں سے ہے ورنہ عطف صحیح نہیں سمجھا جاتا جیسا کہ زید کھایا اور بیل آیا یہ عطف اہلِ زبان کے پاس مکروہاتِ وصل میں ہے کیونکہ بیل اور زید میں کوئی مناسبت نہیں۔

گیارہویں آیت:- سورۂ فاطر میں بائیسویں جزء کے چوتھے ربع میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ج فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ج وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ج وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝ (سورة فاطر۔آیت۔ 32) پھر ہم نے وارث بنایا کتاب کا ان لوگوں کو جنھیں ہم نے منتخب کر لیا اپنے بندوں میں سے پس بعض ان میں کے ظالم النفس ہیں۔۔الخ مہدیٔ موعود علیہ السلام سے مروی ہے آپؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ وارثینِ کتاب سے مراد تیری قوم ہے فقط ان کے سوائے نہیں۔ میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو آپ علیہ السلام نے فرمایا کیونکہ پہلی آیت کے سیاق سے اس کی تائید ہوتی ہے اور

وہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے بے شک جو لوگ پڑھتے ہیں اللہ کی کتاب۔۔ الخ امید رکھتے ہیں کہ اپنی تلاوت کا کامل ثواب بغیر نقصان کے دیئے جائیں گے اسی طرح نماز کا اور راہِ خدا میں چھپا کر اور ظاہر کر کے خرچ کرنے کا اور اللہ تعالیٰ زیادہ کرتا ہے ان کو (نعمتوں میں) اپنے فضل سے۔ بے شک وہ بخشنے والا ہے ان کے قصور کو جو اوامر کی ادائی میں ان کی جانب سے ہو اور شکر گزاری کی جزاء دینے والا ہے جو کچھ کہ وہ محنت کریں اوامر کی ادائی میں اور عطا کرنے والا ہے ان کو جو کچھ وہ اس سے مانگیں اور فرماتا ہے جن لوگوں کی نسبت ہم نے تجھ پر وحی نازل کی ہے ان کا وصف ایسا ہے بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے احوال اور ان باتوں کو جو ان کی شان کے لائق ہیں اور ان اُمور کو جن کے مستحق ان کے نفوس ہیں البتہ جاننے والا دیکھنے والا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کو خبر دی ہے کہ ہم نے وارث بنایا کتاب کا یعنی وارث بنایا معانیِ قرآن کا ان لوگوں کو جنھیں ہم نے منتخب کر لیا تا کہ قرآن کے معانی اور اشارات ورُموز کو ظاہر کریں۔ اپنے بندوں میں سے وہ مہدیٔ موعود علیہ السلام کی قوم (حاشیہ صفحہ 29)

اِنَّ الَّذِيۡنَ يَتۡلُوۡنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرۡجُوۡنَ تِجَارَةً لَّنۡ تَبُوۡرَ ۙ لِيُوَفِّيَهُمۡ اُجُوۡرَهُمۡ وَيَزِيۡدَهُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوۡرٌ شَكُوۡرٌ (سورۃ فاطر-30) جو لوگ تلاوت کرتے ہیں کتاب اللہ کی اور قائم رکھتے ہیں نماز اور خرچ کرتے ہیں اس میں سے جو ہم نے ان کو دے رکھا ہے پوشیدہ اور ظاہر وہ امیدوار ہیں ایسے بیوپار کے جو کبھی ہلاک ہی نہ ہوتا کہ ان کو پورا پورا دے ان کے اجر اور ان کو زیادہ بھی دے اپنے فضل سے۔ بے شک وہ بخشنے والا قدر دان ہے۔ اسی معنی کی تائید کرتا ہے۔ وہ قول جو عوارف میں مذکور ہے۔ ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ نہیں ہے کوئی آیت مگر اس کے لئے ایک قوم ہے جو قریب میں اس آیت کا معنی جانے گی صاحبِ زوارف مولانا علی پیرو نے کہا ہے۔ پس اس سے سمجھا جاتا ہے کہ بعض معانی جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے دل میں نہیں گزرے تھے وہ گزریں گے بعض مشائخین خصوصاً اصحاب مہدیؑ کے دلوں میں۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ صحیح وہی ہے جو حضرت مہدی علیہ السلام نے بامر اللہ فرمایا اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مہدی علیہ السلام ہی کا عہدہ ہے کیوں کہ آپ علیہ السلام عالمِ ربانی ہیں۔ آپ علیہ السلام کتاب اللہ کے وہ اسرار منکشف ہیں کہ نبی علیہ السلام کے بعد آپؑ کے سوائے کسی پر منکشف نہ ہوئے چنانچہ یہی بات احادیث وروایات سے معلوم ہوتی ہے اور وارثینِ کتاب تین قسموں پر منقسم ہیں بعض ان میں سے ظالم النفس ہیں یعنی وہ لوگ جو دنیا اور لذایذ دنیا اور تمام لوازم ناسوت کے تارک اور مقامِ ملکوت تک پہنچے ہوئے ہیں اور ملکوت کی خبر رکھتے ہیں لیکن ان کے دلوں میں دنیوی خطرے اور نفسانی لذتوں کا گذر بھی ہوتا ہے اور یہی ان کا ظلم ہے اپنی ذاتوں پر لیکن وہ ان خطرات میں نہیں پھنستے اور بعض ان میں سے مقتصد ہیں یعنی وہ جملہ بھلائیوں کا قصد رکھتے ہیں یہاں تک کہ وہ اللہ کی عنایت اور اس کی ہدایت کے فیض سے دنیوی خطروں اور نفسانی لذتوں پر غالب آگئے ہیں اور مقامِ ملکوت سے ترقی کر کے مقامِ جبروت تک پہنچ گئے ہیں اور اس سے مطلع ہو چکے ہیں اور پستی کی طرف کبھی رجوع نہیں ہوتے اور بعض ان میں سے سابق بالخیرات ہیں یعنی وہ لوگ ہیں جو اللہ کی محبت میں سبقت رکھنے والے اور اللہ کی ذات میں واصل ہیں اور اللہ کی ذات میں ان کو سیر حاصل ہے اور ہر سانس میں ایک ایسے مقام پر ترقی پاتے ہیں کہ فہم متکلم اور ذہنِ سامع اس سے مطلع نہیں ہو سکتا اللہ کے حکم سے۔ یعنی اللہ نے ان کو اس مقام تک اپنے حکم سے پہنچایا۔ یہ یعنی یہ عطا اللہ کا سب سے بڑا فضل ہے۔

بارہویں آیت:- سورۂ محمد ﷺ میں چھبیسویں جزء کے دوسرے ربع میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- هٰاَنْتُمْ هٰؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ج فَمِنْكُمْ مَّنْ یَّبْخَلُ ج وَمَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ط وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ج وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ لا ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝ ع (سورۃ محمدؐ۔آیت۔38) اور اگر تم روگردانی کروگے تو اللہ تمہارے بدلے لائے گا ایک قوم کو تمہارے سوائے۔ مہدیٔ موعود علیہ السلام سے مروی ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ اس قوم سے مراد فقط تیری قوم ہے کوئی اور نہیں۔ میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو آپ علیہ السلام نے فرمایا کیونکہ پہلی آیت کا سیاقِ عبارت اِسی کی تائید کرتا ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی ہے کہ کہہ دے مؤمنوں سے کہ اے مؤمنو! اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو۔ الخ یعنی اگر تم ایسا اور ایسا کروگے تو تم کو تمہارا اجر دے گا اور تمہارے سارے اموال نہیں چاہے گا یہاں تک کہ تم پر شاق گذرے بجز تھوڑے خرچ کے جو عشر کا چوتھا حصہ ہے اور اگر تم ایسے آسان کام میں بھی بخالت کروگے تو پس اللہ بے نیاز ہے تمہارے خرچ کرنے سے اور وہ تمہارا محتاج نہیں اور تم ہی ہر وقت اس کے محتاج ہو اور اس بخالت کے ساتھ اگر تم ان تمام اُمور سے جن کا تم کو اللہ نے حکم دیا ہے پھر جاوٴگے تو تمہارے بدلے ایک دوسری قوم کو لائے گا وہ مہدیٔ موعود علیہ السلام کی قوم ہے پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔ یعنی وہ قوم والے اطاعت اور خرچ کرنے اور تمام اوامر مذکورہ کی ادائی میں تم جیسے نہ ہوں گے۔ بلکہ وہ تمام دینی حالات میں تم سے اچھے ہوں گے اور دنیوی اشغال سے پرہیز کریں گے اور اپنے سب کاروبار تمام حالات میں اللہ تعالیٰ کے سپرد کریں گے چنانچہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں حدیثیں جو ان کے حق میں آئی ہیں جن کا ذکر تفسیرِ لباب وغیرہ میں اللہ تعالیٰ کے قول۔ آگاہ رہو بے شک اولیاءاللہ کو کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں کے تحت کیا ہے اور اس کی تائید میں وہ حدیث بھی ہے جو تذکرۂ قرطبیؒ میں مذکور ہے۔ نبی علیہ السلام نے انہی کے حق میں فرمایا ہے کہ۔ البتہ عیسیٰؑ ایسی قوم کو پائیں گے جو تم جیسی یا تم سے اچھی ہوگی۔ اسی طرح تین دفعہ رسول ﷺ نے فرمایا ہے اس کو ابنِ برجان نے اپنی کتاب الارشاد میں سند سے بیان کیا ہے۔

تیرہویں آیت:- سورۂ رحمٰن میں ستائیسویں جزء کے دوسرے ربع میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ۝ (سورۃ الرحمٰن۔آیت۔3-4) پیدا کیا انسان کو اس کو بیان کی تعلیم دی۔ مہدیٔ موعود علیہ السلام سے مروی ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ انسان سے مراد تیری ذات ہے۔ میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو آپ علیہ السلام نے فرمایا کیونکہ آیت کا معنی اس کا موئید ہے یعنی رحمٰن نے محمد ﷺ کو تنزیل و ترتیب کے ساتھ قرآن کی تعلیم دی جیسا کہ اللہ کے قول میں ہے کہ۔ ٹھیرا، ٹھیرا کر قرآن پڑھا کر۔ نیز فرمایا ہے پھر جب ہم قرآن پڑھا کریں تو پیروی کر اس کے پڑھنے کی یعنی پڑھ ہمارے پڑھنے کے بعد ہماری تعلیم سے۔ پیدا کیا انسان کو یعنی مہدی علیہ السلام کو۔ اس کو بیان کی تعلیم دی یعنی اللہ تعالیٰ نے مہدی علیہ السلام کو قرآن کا بیان سکھایا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے کہ پھر تحقیق ہمارے ذمہ ہے اس کا بیان یعنی ہمارے ذمہ ہے قرآن کا بیان مہدیٔ موعود علیہ السلام کی زبان سے آخر زمانہ میں ہمارے سوائے کسی کا یہ کام نہیں اِسی غرض کا بیان اللہ تعالیٰ کے قول ثم ان علینا بیانہ کے تحت انشاءاللہ تعالیٰ واضح طور پر کیا جائے گا۔

چودھویں آیت:- سورۂ واقعہ میں ستائیسویں جزء کے تیسرے ربع میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- وَ قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ۝ (سورۃ واقعہ۔آیت۔14) اور تھوڑے آخرین میں سے۔ مہدیؑ موعود علیہ السلام سے مروی ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول "اور ایک جماعت ہے اولین میں سے "اس اُمت کے اگلے لوگ مراد ہیں اور وہ نبی علیہ السلام کے اصحابؓ اور ان کے تابعین ہیں اور اللہ تعالیٰ کے قول اور ایک جماعت ہے آخرین سے۔ اس اُمت کے پچھلے لوگ مراد ہیں اور وہ فقط تیری قوم ہے۔

پندرہویں آیت:- سورۂ واقعہ میں ستائیسویں جزء کے تیسرے ربع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ۝ (سورۃ واقعہ۔آیت۔40) ایک جماعت ہے آخرین سے۔ مہدیؑ موعود علیہ السلام سے مروی ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول ایک جماعت ہے آخرین سے فقط تیری قوم مراد ہے اور اللہ تعالیٰ کے قول ایک جماعت ہے اولین سے نبی علیہ السلام کے اصحابؓ اور ان کے تابعین مراد ہیں۔

سولہویں آیت:- اٹھائیسویں جزء میں سورۂ جمعہ میں تیسرے ربع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۝ (سورۃ الجمعہ۔آیت۔3) اور بھیجا آخرین میں ان ہی میں سے جو نہیں ملے امیین سے۔ امام مہدیؑ موعود علیہ السلام سے مروی ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم فرمایا ہے کہ قولہ تعالیٰ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ سے مراد فقط تیری قوم ہے اور من الرسول منهم (ان میں کے رسول مقدر) سے مراد تیری ذات ہے۔ میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو مہدیؑ موعود علیہ السلام نے فرمایا کیوں کہ یہ معنی ظاہر ہیں آیت کے بیان میں اس لئے کہ اللہ کا قول وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ معطوف ہے اُمیین پر معنی یہ ہیں کہ وہ خدا جس نے بھیجا رسول کو امیین میں وہ رسول محمد ﷺ ہیں اور بھیجا آخرین میں رسول کو وہ رسول مہدیؑ موعود علیہ السلام ہیں۔ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ دلالت کرتا ہے آخر زمانہ میں آنے والی قوم پر وہ مہدیؑ موعود علیہ السلام کی قوم ہے جیسا کہ مہدیؑ موعود علیہ السلام نے اللہ کی مراد بیان فرمائی ہے۔ اور اس کی تائید کرتی ہے وہ چیز جو تفسیر دیلمی میں اللہ تعالیٰ کے قول اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ کے تحت کشف الحقائق کے حوالے سے ذکر کی گئی ہے کہ پس اگر کہا جائے کہ قرآن میں مہدیؑ کے نام کا ذکر کس لئے واضح طور پر نہیں کیا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کا ذکر قرآن میں نہیں چھوڑا۔ پس کس طرح چھوڑ دیا مہدیؑ کا ذکر تو کہا جائے گا کہ مہدیؑ کے نام کا ذکر نبی علیہ السلام کی رعایت سے نہیں کیا ہے کیوں کہ مہدیؑ کی دعوت نبی کی دعوت کے مانند اور مہدیؑ کا علم نبی کے علم کے مانند اور مہدیؑ کا گروہ نبی کے گروہ کے مانند اور مہدیؑ کا حال نبی کے حال کے مانند اور مہدیؑ کی ذات نبی کی ذات کے مانند اور مہدیؑ کا صبر نبی کے صبر کے مانند اور مہدیؑ کا توکل نبی کے توکل کے مانند ہے اور اکثر صورت و سیرت میں مہدیؑ، نبی کے برابر ہے اور اگرچہ کہ مہدیؑ کے نام کا ذکر صریح طور پر نہیں ہے لیکن مہدیؑ کا ذکر قرآن میں ضمناً و کنایتہً موجود ہے جیسا کہ نبی کا ذکر ہر لفظِ امر میں تمام قرآن میں آیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہہ دے اللہ ایک ہے۔ اور اس کے مانند دوسری آیتیں ہیں۔ نیز مہدیؑ کی شان جو سراؔ

کنایۃً قرآن میں مذکور ہے اس کا علم نبی کو تھا اور اللہ تعالٰی کا قول و آخرین معطوف ہے۔ اُمیین پر یعنی بھیجا اللہ نے ایک رسول کو ان میں کے آخرین میں جو نہیں ملے اُمیین سے پس آخرین میں رسول سے مراد مہدیؑ ہی کی ذات ہے۔ انتہا پس اس نقل سے معلوم ہوا کہ مہدیؑ کا ذکر قرآن میں موجود ہے اور اس کا علم نبی کے علم میں پوشیدہ رہا جب مہدیؑ ظاہر ہوئے اور اپنے حق میں اور اپنی قوم کے حق میں جو کچھ قرآن میں پوشیدہ ہے اللہ کے حکم سے ظاہر فرمائے تو اس کے قبول کرنے میں کوئی نزاع نہ ہوگی۔ کیوں کہ مہدیؑ کا قول دلیلِ قطعی ہے اس وجہ سے کہ جو شخص اس مقام پر پہونچے وہ اللہ پر جھوٹ کا بہتان نہیں باندھتا ہے چنانچہ یہ بات فقہ حنفیہ کے اصول سے سمجھی جاتی ہے اور اسی طرح مہدیٔ موعود علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ علیہ السلام نے اللہ تعالٰی کے اس قول کو پیش فرمایا ہے کہ پھر اس سے بڑھکر ظالم کون جس نے جھوٹ کہا اللہ پر اور جھٹلایا سچے کلام کو جبکہ وہ اس کے پاس آیا۔ اور نیز آیت کا مضمون اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مہدیٔ موعود علیہ السلام کے اصحابؓ اُمی ہونگے جیسا کہ نبی کے اصحابؓ اُمی تھے تاکہ ان کو کتاب و حکمت سکھانا اور ان کو جہالت کی کثافت سے پاک کرنا رسالت وہدایت کی صحت کی دلیل ہوسکے پس بخوبی سمجھ لے کہ یہ بات ظاہر ہے۔

سترہویں آیت:- سورۂ قیامت میں انتیسویں جزء کے تیسرے ربع میں اللہ تعالٰی فرماتا ہے:- **ثُمَّ اِنَّ عَلَيۡنَا بَيَانَهٗ ؕ** (سورۃ القیٰمۃ-آیت 19) پھر تحقیق ہمارے ذمہ ہے بیان اس کا۔ امام مہدیٔ موعود علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے فرمایا کہ تحقیق ہمارے ذمہ ہے بیان اس کا یعنی مہدیٔ موعود علیہ السلام کی زبان سے اور وہ تیری ذات ہے یعنی ہم نے تجھ پر لازم گردانا ہے بیان اس کا (قرآن کا) اپنی تعلیم سے میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیونکہ یہی معنی سیاقِ آیت سے ظاہر ہیں۔ اللہ تعالٰی فرماتا ہے کہ نہ ہلا قرآن پڑھنے پر اپنی زبان تاکہ تو جلد اس کو یاد کرلے۔ یعنی اپنی زبان کو قرآن کے یاد کرنے میں عجلت سے محفوظ رکھ بے شک ہمارے ذمہ ہے قرآن کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا یعنی ہم پر لازم ہے قرآن کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا ہمارے سوائے کسی اور پر نہیں۔ پس جب ہم پڑھیں اس کو ٹھیرا ٹھیرا کر تو پیروی کر اس کے پڑھنے کی یعنی پڑھ ہمارے پڑھنے کے بعد یعنی تجھ پر قرآن کو ہماری تعلیم سے ترتیل کے ساتھ پڑھنا لازم کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالٰی کے قول میں ہے۔ اور ٹھیرا ٹھیرا کر قرآن پڑھا کر پھر ہمارے ذمہ ہے بیان اس کا جو لفظ کے ضمیر میں ہے یعنی ہم بیان کریں گے قرآن کے معنی مہدیٔ موعود علیہ السلام کی زبان سے آخر زمانہ میں اور اگر کہا جائے کہ یہ قول کیسے درست ہوسکتا ہے کہ قرآن کی تنزیل نبی کے ساتھ خاص ہے اور بیان کی تنزیل مہدیٔ موعود علیہ السلام کے ساتھ خاص ہے تو کہا جاتا ہے کہ یہ بات خاص و عام کو معلوم ہے کہ اللہ تعالٰی نے قرآن کو اپنے حبیب ﷺ پر تیئیس (23) سال میں تھوڑا تھوڑا کرکے ضرورت کے وقت نازل فرمایا اور اس کے جمع کرنے اور پڑھنے اور اس کے معنی بیان کرنے کو اپنی جانب منسوب فرمایا چنانچہ اللہ تعالٰی کے قول میں ہے کہ تحقیق ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا اور اللہ تعالٰی کا قول ہے پھر تحقیق ہمارے ذمہ ہے اس کا بیان پس نبی کے بعد اللہ تعالٰی نے قرآن کو حضرت عثمان بن عفانؓ کے ہاتھوں جمع کیا چنانچہ یہ بات مشہور ہے خاص و عام پر مخفی نہیں۔ اسی طرح قاریوں سے قرآن پڑھایا اور یہ بھی مشہور ہے کسی پر مخفی نہیں اور اسی طرح قرآن کا بیان مہدیٔ موعود علیہ السلام سے ہوا اور اللہ ہی جانتا ہے اپنی مراد کو کیونکہ وہ کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ اور اللہ غالب ہے اپنے امر پر لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اس سے اس امر کی پوچھ نہیں جو وہ کرے اور لوگوں سے پوچھ ہوتی ہے۔ پس اس سے

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب کی بنیاد و ترتیب مذکور پر قائم کی حتّٰی کہ اس کے معنی کو مہدیٔ موعود علیہ السلام پر تمام کیا کیونکہ مہدیٔ موعود علیہ السلام خاتمِ ولایتِ مصطفٰی اور عالمِ اسرارِ کتاب اللہ ہیں معنی قرآن کا بیان آپؑ ہی کا منصب ہے۔ چنانچہ عبدالرزاق کاشیؒ نے اپنی تفسیر مسمٰی بہ تاویلات القرآن میں کہا جہاں کہ اس نے قرار دیا ہے۔ الٓمّٓ کو قسم اور اس کے جواب کو محذوف اور وہ جوابِ محذوف یہ ہے کہ بے شک میں بیان کرنے والا ہوں اس کتاب کو (قرآن کو جو محمد پر نازل ہوا ہے) جس کا وعدہ انبیاء کی زبانوں پر کیا گیا ہے۔ اور ان کی کتابوں میں یہ ہے کہ قرآن مہدیؑ کے ساتھ ہوگا آخری زمانہ میں اور نہیں جانے گا قرآن کے بیان کو جیسا کہ اس کو جاننے کا حق ہے مگر مہدیؑ جیسا کہ فرمایا عیسٰیؑ نے کہ ہم تمہارے پاس تنزیل (الفاظ) لاتے ہیں رہی تاویل (معنی) پس لائے گا اس کو فارقلیط آخری زمانہ میں۔ انتہیٰ شیخ عبدالرزاق نے فارقلیط سے مراد جن کا نام زبانِ عیسیٰؑ سے ادا ہوا محمد مہدیؑ سے لی ہے اگرچہ کہ دوسروں نے محمد نبی مراد لی ہے اور حق وہی ہے جس کو شیخ عبدالرزاقؒ نے کہا کیونکہ عیسٰیؑ کا قول ہے تنزیل کو لاتے ہیں ان تمام انبیاء کو شامل ہے۔ آدمؑ سے ہمارے نبی تک جن پر کتابیں اور صحیفے نازل ہوئے جیسا کہ شامل ہے نبی کا قول کہ ہم انبیاء کا گروہ ہیں نہ ہم کسی کے وارث ہوتے ہیں اور نہ کوئی ہمارا وارث ہوتا ہے۔ یعنی تمام انبیاءؑ پس اس سے معلوم ہوا کہ تمام انبیاءؑ کا حق یہ ہے کہ تنزیل کو لائیں اور مہدیٔ موعود علیہ السلام کا حق یہ ہے کہ تاویل کو لائیں اور یہ بات اس عہدہ کی وجہ سے ہے جو اللہ سے مہدیٔ موعود علیہ السلام کو ملا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر ہم پر ہے قرآن کا بیان یعنی مہدیٔ موعود علیہ السلام کی زبان سے آخر زمانہ میں نہیں جانے گا قرآن کے بیان کو جیسا کہ اس کو جاننے کا حق ہے مگر مہدیؑ اور مہدیٔ موعود علیہ السلام کے تمام اصحابؓ کا اعتقاد یہی ہے۔

اٹھارویں آیت:—سورۂ بینہ میں تیسویں جزء کے چوتھے ربع میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ (سورۃ البینۃ ۔ آیت۔4) کہ اختلاف نہیں کیا ان لوگوں نے جن کو کتاب دی گئی مگر بعد اس کے آیا ان کے پاس بینہ۔ مہدیٔ موعود علیہ السلام سے مروی ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا کہ ان لوگوں سے مراد جن کو کتاب دی گئی تیرے زمانہ کے علماء ہیں اور بینہ سے مراد مہدیٔ موعود علیہ السلام ہے وہ تیری ذات ہے میں کہتا ہوں حق وہی ہے جس کو مہدیٔ موعود علیہ السلام نے فرمایا کیوں کہ سیاقِ آیت اس معنی پر دلالت کرتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کو خبر دی ہے کہ تیری اُمت کے علماء اپنی خواہشوں کی موافقت کر کے کتاب کے احکام اور شریعتوں کے بیان سے مہدیٔ موعود علیہ السلام بینہ آنے کے بعد متفرق ہوئے کیوں کہ مہدیؑ اجتہاد اختلاف کا تابع نہیں بلکہ ان کے اختلافات میں فیصلہ کرنے کی حکومت رکھتا ہے چنانچہ حدیث میں مہدیؑ کے شان میں آیا ہے کہ اللہ اس پر (مہدیؑ پر) دین کو ختم کرے گا۔ جیسا کہ اس کو ہم سے شروع کیا۔ اس حدیث کو حافظوں کی ایک جماعت نے اپنی کتابوں میں سند سے بیان کیا ہے جن میں ابوالقاسم طبرانی ابو نعیم اصفہانی عبدالرحمٰن بن حاتم اور عبداللہ نعیم بن حماد وغیرہ ہیں اور جب مہدیؑ نے عقاید و اعمال میں ان کی رائے کے خلاف حکم فرمایا تو انہوں نے بہت اختلاف کیا اور بڑی بے راہ روی کی جیسا کہ اہلِ کتاب میں کے کفار تجھ سے (اے محمد ﷺ) اختلاف کرتے تھے اور ان کافروں کی عادت ہر زمانہ میں ہر بینہ (ہر خلیفۂ خدا) کے مبعوث ہونے کے وقت ایسی ہی رہی جیسا کہ قرآنِ شریف میں ہے کہ اور نہیں اختلاف کیا کتاب میں مگر انہی لوگوں نے جن کو کتاب ملی تھی اس کے بعد کہ آچکیں ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں حسد کی جہت سے جو ان میں ہے اور ان کو حکم نہیں کیا گیا۔ یعنی

اللہ نے ان کو ہر کتاب یعنی توریت، انجیل، زبور اور فرقان میں حکم نہیں کیا مگر اس بات کا کہ وہ عبادت کریں اللہ کی اپنے دین کو اللہ کے لئے خالص کر کے ماسواء اللہ سے منھ موڑ کر محض خدا کے ہو رہیں قائم رکھیں نماز کو اور ادا کریں مال کی زکوۃ اور یہی ہے ٹھیک اور سچا دین (دینِ اسلام یہی ہے) اور اس میں دلیل ہے اس بات پر کہ بینہ یعنی مہدئ موعودؑ نہیں بلائے گا مخلوق کو مگر اسی دینِ حنیف کی طرف اور وہ اللہ کی عبادت کرنا اور اللہ سے اخلاص رکھنے اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا ہے۔ پس وہ مہدئ موعودؑ ہے جو اس دینِ حنیف پر ہے وہی حق کا بینہ ہے اور راستی پر بلانے والا ہے اور جس نے اس بینہ (مہدئ موعودؑ) کی دعوت قبول نہیں کی تو وہ کافروں سے ہے جیسا کہ اللہ نے ان کے حال کی خبر دی ہے کہ بے شک جو لوگ منکر ہوئے (بینہ یعنی مہدئ موعودؑ سے) اہلِ کتاب اور مشرکین میں سے تو وہ دوزخ کی آگ میں ہونگے ہمیشہ وہیں رہیں گے۔ اس فرمانِ کی تائید کرتا ہے اللہ کا یہ فرمان کہ۔ اور جو شخص انکار کرے اس کا (مہدیؑ کا) فرقوں میں سے تو اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ یہی لوگ (منکرین) بدترین خلائق ہیں۔ یعنی وہ اللہ کی مخلوق سے زیادہ برے ہیں اور وہی لوگ کاف ہیں کیوں کہ اللہ تعالٰی نے ان کو چوپایوں سے تشبیہ دی ہے بلکہ ان سے بھی گئے گزرے وہی لوگ غافل ہیں اس لئے کہ وہ لوگ بینہ کی دعوت کو سنتے نہیں اور اس کا انکار کرتے ہیں بے شک جو لوگ ایمان لائے۔ یعنی دینِ راست پر ایمان لائے اور عملِ صالح (ترکِ حیاتِ دنیا) کیئے یعنی بینہ کی موافقت میں عمل کئے۔ وہی لوگ بہترین خلایق ہیں اور اس میں دلیل ہے اس بات پر کہ جو شخص بینہ یعنی مہدئ موعودؑ کی موافقت کرے گا دینِ راست کے ساتھ تو وہ اللہ کی مخلوق سے بہتر ہے ان کی جزاء اُن کے پروردگار کے ہاں رہنے کے باغ ہیں کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں وہ ہمیشہ، ہمیشہ وہیں رہیں گے۔ یہ محدود عطا ہے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور یہ رضامندی غیر محدود ہے جس کا شمار نہیں کر سکتے یہ یعنی جنت اور خدائے تعالٰی کی خوشنودی اس شخص کے لئے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرتا ہے۔ یعنی اس شخص کے لئے ہے جو اپنے پروردگار کے بینہ مہدئ موعودؑ پر ایمان لایا بغیر سوال اور جواب کے جیسا کہ ایمان لائے نبی اور مہدی علیہما السلام کے سارے اصحابؓ بغیر طلب کرنے حجت و دلیل کے چنانچہ اللہ نے ان کی تعریف کی ہے کہ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ تمام ہوئے نقول صاحب الزماں علیہ السلام کے اللہ تعالٰی کی مدد سے واضح بیان کے ساتھ چنانچہ مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ نے لوائح میں فرمایا کہ:-

روشن عقل والوں کے مانند چند موتی پرویا ہوں

سند عالی رکھنے والوں کی حدیث کے ترجمہ میں

اُمید ہے کہ مجھ ہیچمداں کی جانب سے معتبر اصحاب

یہ تحفہ شاہ ہمداں کے حضور میں پہنچادیں

اسی طرح یہاں بھی یہ تحفہ مہدویوں کو پہنچائیں صاف اور باطن رکھنے والوں سے یہ درخواست ہے کہ اگر اس میں کوئی سہو و خطا پائیں تو درست کر دیں میری مراد یہ ہے کہ اللہ اس کے ذریعہ مجھے اپنی محبت رکھنے والوں میں داخل کرے اور جس بات میں اس کی خوشنودی ہے وہ عطا کرے ورنہ اپنی بے حاصلی کے باعث خجالت سے سر نہ اُٹھا سکوں گا۔

بیت

عبدالغفور بے بضاعت اور بے زر آیا ہے

اس بڑھیا کی طرح جو یوسف کو خریدنے کے لئے نکلی تھی

توقع ہر پڑھنے والے سے یہ ہے کہ اپنی خوشدلی کے وقت دعائے فاتحہ سے اس فقیر کو یاد کرے

تحریر کاغذ پر زمانہ دراز تک رہتی ہے

اور کاتب زیر زمین شاملِ خاک رہتا ہے

ہماری عمر اس دارِ دنیا میں بہت تھوڑی ہے

اور ہماری واپسی کا مقام قبر ہے

المرقوم 12 / ربیع الاول 1357ھ (ترجمہ از مولانا میاں سید دلاور عرف حضرت گورے میاں صاحبؒ)

طباعت بارِ دوم در 1386ھ